5

زندگی گزارنے کے آداب

ائمہ علیہم السلام کے ارشادات کی روشنی میں

خصال

شیخ الصدوقؒ

AL-KISA®
PUBLISHERS

R-159 Sector 5-B/2 North Karachi, Uc-12, 75850

نام کتاب	خصال
مؤلف	شیخ الصدوق علیہ الرحمہ
تحقیق وتشریح	محمد باقر کمرہ ای
مترجم	عمران رجانی
مترجم تشریحات	ملیکہ خاتون کاظمی
تزئین وتصحیح	سید فیضیاب علی رضوی
کمپوزنگ	الکساء پبلیشرز (آرٹ ڈیپارٹمنٹ)
اشاعت اول	اکتوبر ۲۰۰۳، رمضان ۱۴۲۳
اشاعت دوئم	جولائی ۲۰۰۸، رجب ۱۴۲۹

AL-KISA®
PUBLISHERS
R-159 Sector 5-B/2 North Karachi, Uc-12, 75850
Ph# 021-8205932 E-mail# Alkisapublishers@hotmail.com

اللہ عزوجل کا یہ قول ہے: ویحمل عرش ربک فوقھم یومئذٍ ثمانیة اور تمہارے پروردگار کے فرش کو اُس دن آٹھ اپنے اُوپر لیے ہوئے ہوں گے (سورۂ حاقہ - آیت ۱۷)، نو وہ نو نشانیاں ہیں جو حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی تھیں، دس اللہ عزوجل کا یہ قول ہے: و واعدنا موسیٰ ثلٰثین لیلةً فأتممناھا بعشر اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا تھا تو ہم نے اُسے ایک عشرہ اور ملا کر تمام کیا (سورۂ اعراف - آیت ۱۴۲)، گیارہ حضرت یوسفؑ کا اپنے والد بزرگوار کو یہ کہنا ہے: إنی رأیت أحدعشر کوکباً میں نے گیارہ ستاروں کو دیکھے (سورۂ یوسف - آیت ۴)، بارہ اللہ عزوجل کا یہ قول ہے: اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منه اثنتی عشرة عیناً پتھر پر اپنا عصا مارو تو اس میں سے بارہ چشمہ جاری ہو گئے (سورۂ بقرہ - آیت ۶۰)

راوی کہتا ہے: یہودیوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ نہیں ہے کوئی معبود بجز اللہ کے اور یہ کہ حضرت محمد (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) اللہ کے رسول ہیں اور ہم یہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ آپ رسول خداؐ کے چچیرے ہیں۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ کی طرف رُخ کیا اور کہنے لگے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ (حضرت علیؑ) رسول خداؐ کے بھائی ہیں اور اس مقام کے تم سے زیادہ حقدار یہ ہیں! اس طرح ان کے ہمراہیوں نے بھی اسلام قبول کیا اور ان کا یہ اسلام لانا خلوص کے ساتھ تھا۔

﴿۴﴾ اولین و آخرین میں سے بدترین افراد بارہ تھے: محمد ابن حسن ابن سعید ہاشمی کوفی نے کوفہ میں ہم سے روایت بیان کی، کہا: فرات ابن ابراہیم ابن فرات کوفی نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: عبید ابن کثیر نے مجھ سے روایت بیان کی، کہا: یحیٰی ابن حسن اور عباد ابن یعقوب اور محمد ابن جنید نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: ابوعبداللہ عبدالرحمن مسعودی نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: حارث ابن حصیرہ نے صخر ابن حکم فرازی کے ذریعہ مجھ سے روایت بیان کی، اس نے حیان ابن حارث ازدی سے، اس نے ربیع ابن جمیل ضبی سے، اس نے مالک ابن ضمرہ رواسی سے نقل کیا کہ جب حضرت ابوذرؓ کو شہر بدر کیا گیا تھا تو وہ، حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ، مقداد ابن اسودؓ، عمار ابن یاسرؓ، حذیفہ ابن یمانؓ اور عبداللہؓ ابن مسعود یکجا ہوئے تو حضرت ابوذرؓ نے کہا: مجھے آپ حضراتؓ کوئی حدیث بیان کریں کہ جو ہمیں رسول خداؐ کی یاد دلائے اور ہم ان کے لئے گواہی دیں، دعائے خیر کریں اور توحید خدا کے ذریعہ ان کی تصدیق کریں۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: یہ میری حدیث کا زمانہ نہیں ہے! سب نے کہا: آپؑ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں، تو آپؑ نے کہا: اے حذیفہؓ ہمیں حدیث بیان کرو تو انہوں نے کہا: آپ حضرات جانتے ہیں کہ میں نے ہمیشہ مشکل اُمور کے متعلق سوالات کیے، ان ہی کو آزمایا اور ان کے علاوہ میں نے کسی اور چیز کے متعلق کبھی نہیں پوچھا! سب نے کہا: درست کہا تم نے، آپؑ نے کہا: اے ابن مسعودؓ تم ہمیں حدیث بیان کرو، تو انہوں نے جواب دیا: میں نے ہمیشہ قرآن پڑھا اور اس کے علاوہ کسی اور چیز کے متعلق سوال نہیں کیا مگر آپ حضرات تو اصحاب احادیث ہیں، سب نے کہا: تم ٹھیک کہہ رہے ہو، آپؑ نے کہا: اے مقدادؓ تم ہمیں حدیث بیان کرو تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ حضرات جانتے ہیں کہ میں تو ایک جنگجو ہوں اور اس کے علاوہ کسی چیز کے متعلق سوال نہیں کرتا، لیکن آپ حضرات تو اصحاب احادیث ہیں، سب نے کہا: صحیح کہہ رہے ہو تم، پھر سب نے کہا: اے عمارؓ تم ہمیں کوئی حدیث بیان کرو، انہوںؓ نے جواب دیا: میں تو آج کل چیزیں بھول جاتا ہوں کہ یاد آ گیا تو آ گیا۔ حضرت ابوذر رحمة اللہ علیه نے کہا: میں آپ لوگوں کو ایک حدیث بیان کرتا ہوں کہ جو آپ حضراتؓ نے خود رسول خداؐ سے سُنی ہوگی اور بہت سے لوگوں نے آپ حضرات سے سُنی ہوگی:

رسول خداؐ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ گواہی نہیں دیتے کہ نہیں ہے کوئی معبود بجز اللہ کے اور یہ کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، قیامت آئے گی کہ

اس میں کوئی شک نہیں، اللہ قبر سے مُردوں کو اُٹھائے گا، مُردوں کا زندہ ہونا برحق ہے، جنت برحق ہے اور یہ کہ جہنم (بھی) برحق ہے؟

لوگوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: تم لوگوں کے ساتھ میں بھی گواہ ہوں، اس کے بعد آپؑ نے فرمایا: کیا تم لوگ اس بات کی گواہی نہیں دو گے کہ اللہ کے رسولؐ نے کہا: اولین و آخرین میں سے بدترین لوگ بارہ ہیں: چھ اولین میں سے، اور چھ آخرین میں سے؛ اس کے بعد آپؑ نے اولین میں سے چھ کے نام لیے: ابن آدمؑ کہ جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا، فرعون، ہامان، قارون، سامری اور دجال کہ اس کا نام اولین میں ہے جبکہ وہ آخرین کے ساتھ خروج کرے گا اور آخرین میں سے چھ افراد یہ ہیں: بچھڑا یعنی نعثل، فرعون یعنی معاویہ، اس امت کا ہامان یعنی زیاد، اس امت کا قارون یعنی سعید (ایک نسخہ میں سعد)، سامری یعنی ابوموسیٰ عبداللہ ابن قیس: اس لئے کہ اس نے ایسا ہی کہا تھا جیسا کہ سامری نے قوم موسیٰؑ سے: لامساس یعنی کوئی جنگ مت کرو۔ (ایک نسخہ میں ہے: پس یہ اس امت کا ہامان، اس کا قارون اور یہی سامری ہے) اور ابتر یعنی عَمر و ابن عاص۔ تو اے لوگو! کیا تم اس بات کی گواہی دو گے؟

سب نے کہا: ہاں!

آپؑ نے فرمایا: تمہارے ساتھ میں بھی گواہ ہوں۔

اس کے بعد فرمایا: کیا تم لوگ یہ گواہی دو گے کہ اللہ کے رسولؐ نے کہا کہ میری اُمت حوض کوثر پر میرے پاس پانچ پرچموں تلے حاضر ہوگی:

پہلا پرچم: بچھڑے کا ہوگا، پس میں کھڑے ہو کر اس کا ہاتھ پکڑ لوں گا، لہٰذا جیسے ہی میں اس کا ہاتھ پکڑوں گا اس کا ہاتھ سیاہ پڑ جائے گا، قدم لرزنے لگیں گے اور دل کانپنے لگے گا اور جنہوں نے اس کی مانند کردار ادا کیا ہوگا ان کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوگا، پس میں کہوں گا: میرے بعد ثقلین کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ وہ سب کہیں گے: ہم نے ثقلِ اکبر (قرآن) کو جھٹلایا اور اسے پارہ پارہ کردیا جبکہ ثقلِ اصغر (اہلبیت) کو خانہ نشین کردیا اور ان کا حق ان سے چھین لیا، پس میں کہوں گا: بائیں جانب چلے جاؤ تو وہ تشنہ اور رُوسیاہ چل پڑیں گے اور اس میں سے ان کو ایک قطرہ بھی پینے کو نہیں ملے گا۔

دوسرا پرچم: اس کے بعد میری امت کے فرعون کا پرچم وارد ہوگا اور ان میں سب سے زیادہ افراد پائے جائیں گے اور انہیں میں سے بھٹکے ہوئے ہوں گے، کہا گیا: اے اللہ کے رسولؐ یہ بھٹکے ہوؤں سے کیا مراد ہے؟ کیا یہ لوگ راستہ سے ہٹ گئے ہوں گے؟ فرمایا: نہیں، بلکہ یہ لوگ اپنے دین سے پھر گئے ہوں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے دنیا کی خاطر غم کیا ہوگا اور اسی سے مطمئن ہو گئے ہوں گے، پس میں کھڑے ہو کر ان کے پرچم دار کا ہاتھ پکڑ لوں گا تو جیسے ہی میں اس کا ہاتھ پکڑوں گا اس کا چہرہ سیاہ پڑ جائے گا، اس کے قدم لرزنے لگیں گے اور اس کا دل کانپنے لگے گا اور جنہوں نے اس کی مانند کردار ادا کیا ہوگا ان کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوگا، لہٰذا میں کہوں گا: میرے بعد تم لوگوں نے ثقلین کے ساتھ کیا سلوک روا رکھا؟ وہ لوگ کہیں گے: ہم نے ثقلِ اکبر (قرآن) کو جھٹلایا اور اسے پارہ پارہ کردیا جبکہ ثقلِ اصغر (اہلبیت) کے ساتھ جنگ کی اور انہیں قتل کردیا۔ میں کہوں گا: تم اپنے ساتھیوں کے راستے پر ہی جاؤ پس وہ لوگ پیاسے اور رُوسیاہ وہاں سے چل پڑیں گے اور اس میں سے ایک قطرہ تک نہ پئیں گے۔

تیسرا پرچم: اس کے بعد میرے پاس میری امت کے ہامان یعنی زیاد کا پرچم وارد ہوگا، پس میں کھڑے ہو کر اس کے ہاتھ کو پکڑوں گا تو جیسے ہی میں اس کا ہاتھ پکڑوں گا اس کا چہرہ سیاہ پڑ جائے گا، اس کے قدم لرزنے لگیں گے اور اس کا دل کانپنے لگے گا اور جنہوں نے اس کی مانند کردار ادا کیا ہوگا وہ اس کے پیچھے ہوں گے، لہٰذا میں کہوں گا: میرے بعد تم لوگوں نے ثقلین کے ساتھ کیا سلوک روا رکھا؟ وہ لوگ کہیں گے: ہم نے ثقلِ اکبر (قرآن) کو جھٹلایا اور اسے پارہ پارہ کردیا جبکہ ثقلِ اصغر (اہلبیتؑ) کو تنہا چھوڑ دیا اور اس کی نافرمانی کی، پھر میں کہوں گا: اپنے ساتھیوں کی راہ پر گامزن ہوجاؤ تو وہ لوگ پیاسے اور روسیاہ پلٹ جائیں گے اور اس میں سے ایک قطرہ نہیں پئیں گے۔

چوتھا پرچم: اس کے بعد میرے پاس عبداللہ ابن قیس کا پرچم وارد ہوگا جو میری امت کے پچاس ہزار افراد کا امام ہوگا، پس میں کھڑے ہو کر اس کا ہاتھ پکڑوں گا تو جیسے ہی میں اس کا ہاتھ پکڑوں گا اُس کا چہرہ سیاہ پڑ جائے گا، اس کے قدم لرزنے لگیں گے اور اس کا دل کانپنے لگے گا اور جنہوں نے اس کی مانند کردار ادا کیا ہوگا ان کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوگا، لہٰذا میں کہوں گا: میرے بعد تم لوگوں نے ثقلین کے ساتھ کیا سلوک روا رکھا؟ وہ لوگ کہیں گے: ہم نے ثقلِ اکبر (قرآن) کو جھٹلایا اور اس کی نافرمانی کی اور ثقلِ اصغر (اہلبیتؑ) کو تنہا چھوڑ دیا اور ان سے منہ پھیر لیا تو میں کہوں گا: اپنے ساتھیوں کی راہ پر چل پڑو تو وہ لوگ پیاسے اور روسیاہ پلٹ جائیں گے اور اس میں سے ایک قطرہ تک نہیں پئیں گے۔

پانچواں پرچم: اس کے بعد میرے پاس مخدج اپنے پرچم کے ساتھ وارد ہوگا، پس میں کھڑے ہو کر اس کا ہاتھ پکڑوں گا تو جیسے ہی میں اس کا ہاتھ پکڑوں گا اُس کا چہرہ سیاہ پڑ جائے گا، اس کے قدم لرزنے لگیں گے اور اس کا دل کانپنے لگے گا اور جنہوں نے اس کی مانند کردار ادا کیا ہوگا ان کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوگا، لہٰذا میں کہوں گا: میرے بعد تم لوگوں نے ثقلین کے ساتھ کیا سلوک روا رکھا؟ وہ لوگ کہیں گے: ہم نے ثقلِ اکبر (قرآن) کو جھٹلایا اور اس کی نافرمانی کی اور ثقلِ اصغر (اہلبیتؑ) سے جنگ لڑی اور انہیں قتل کردیا تو میں کہوں گا: اپنے ساتھیوں کی راہ پر چل پڑو تو وہ لوگ پیاسے اور روسیاہ پلٹ جائیں گے اور اس میں سے ایک قطرہ نہیں پئیں گے۔

چھٹا پرچم: اس کے بعد میرے پاس امیر المومنینؑ، امام المتقین اور قائد غر المحجلین کا علم وارد ہوگا، پس میں کھڑے ہو کر اس کا ہاتھ پکڑوں گا تو جیسے ہی میں اس کا ہاتھ پکڑوں گا اس کا اور اس کے ساتھیوں کا چہرہ سفید ہوجائے گا، پھر میں کہوں گا: تم لوگوں نے میرے بعد ثقلین کے ساتھ کیا سلوک روا رکھا؟ آپؐ نے فرمایا: تو وہ لوگ کہیں گے: ہم نے ثقلِ اکبر (قرآن) کی اتباع کی اور اس کی تصدیق کی جبکہ ثقلِ اصغر (اہلبیتؑ) کی ہم نے حمایت اور نصرت کی اور ان کے ساتھ مل کر جنگ کی، تو میں کہوں گا: تم لوگ جی بھر کر سیراب ہوجاؤ تو وہ لوگ اس میں سے ایک گھونٹ پئیں گے کہ اس کے بعد وہ لوگ تا ابد پیاسے نہیں ہوں گے اور ان کے امام کا چہرہ ابھرے ہوئے سورج کی مانند درخشاں ہوگا نیز اس کے اصحاب کے چہرے چودھویں کے چاند کی مانند روشن ہوں گے اور گویا آسمان میں ستاروں کے انوار کی مانند۔

اس کے بعد حضرت ابوذرؓ نے فرمایا: کیا تم لوگ اس بات کی گواہی نہیں دو گے، تو لوگوں نے کہا: جی ہاں، دیں گے۔ آپؐ نے فرمایا: میں بھی تم لوگوں کے ساتھ گواہ ہوں۔

یحییٰ، عباد اور محمد نے کہا: تم لوگ اس بات پر اللہ عزوجل کے سامنے گواہ رہنا کہ ابو عبدالرحمٰن نے اس حدیث کو ہم سے بیان کیا تھا، عبدالرحمٰن نے کہا: اللہ عزوجل کے نزدیک تم لوگ میری اس بات کے گواہ رہنا کہ حارث ابن حضیرہ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی، حارث نے کہا: اللہ عزوجل کے نزدیک تم لوگ میری اس بات کے گواہ رہنا کہ صخر ابن حکم نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی، صخر ابن حکم نے کہا: اللہ عزوجل کے نزدیک تم

لوگ میری اس بات کے گواہ رہنا کہ حیان نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی، حیان نے کہا: اللہ عزوجل کے نزدیک تم لوگ میری اس بات کے گواہ رہنا کہ ربیع ابن جمیل نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی، ربیع نے کہا: اللہ عزوجل کے نزدیک تم لوگ میری اس بات کے گواہ رہنا کہ مالک ابن ضمرہ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی، مالک ابن ضمرہ نے کہا: اللہ عزوجل کے نزدیک تم لوگ میری اس بات کے گواہ رہنا کہ حضرت ابوذر غفاریؓ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی، حضرت ابوذرؓ نے بھی اسی طرح کہا اور فرمایا: رسول خداؐ نے فرمایا: مجھ سے جبرئیلؑ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے یہ حدیث بیان کی۔

﴿۳﴾ **بارہ رومی مہینوں میں زوال شمس کی شناخت کا طریقہ:** میرے والدؒ نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: احمد ابن ادریس نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: محمد ابن احمد ابن یحییٰ ابن عمران اشعری نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: حسن ابن موسیٰ خشاب نے حسن ابن اسحٰق تمیمی کے ذریعہ ہم سے روایت بیان کی، اس نے حسن ابن اخو الضحی سے، اس نے عبداللہ ابن سنان سے، کہا: میں نے امام جعفر صادقؑ کو یہ کہتے سنا کہ حزیران (گرمی کا پہلا مہینہ) کے نصف میں زوال شمس نصف قدم پر، تموز کے نصف میں ایک قدم پر، آب کے نصف میں دو قدم پر، ایلول کے نصف میں ساڑھے تین قدم پر، تشرین اول کے نصف میں ساڑھے پانچ قدم پر، تشرین آخر/ثانی کے نصف میں ساڑھے سات قدم پر، کانون اول کے نصف میں ساڑھے نو قدم پر، کانون آخر/ثانی میں ساڑھے سات قدم پر، شباط کے نصف میں ساڑھے پانچ قدم پر، آذر کے نصف میں ساڑھے تین قدم پر، نیسان کے نصف میں ڈھائی قدم پر، ایار کے نصف میں ڈیڑھ قدم پر اور حزیران کے نصف میں نصف قدم پر۔

(شرح: یہ میزان (ناپ تول) بعض علاقوں کے لئے صحیح ہے کہ جن کا عرض اس معین اندازہ سے آفتاب کے رخ کے اعتبار سے ہے۔ اور تمام شہروں کے لئے یہی حساب صحیح نہیں ہے البتہ راوی یا ان لوگوں کے لحاظ سے جن کو امام نے یوں ارشاد فرمایا بالکل صحیح تھا ظہر کی یہ علامت اس وقت ہوگی جب قبلے کے لئے خط جدی سیدھے شانے کی پشت پر واقع ہو جو بعض علاقوں میں ہوسکتا ہے ورنہ بطور فارمولا ہر علاقے کے لئے ممکن نہیں ہے۔)

﴿۴﴾ **جن لوگوں نے حضرت ابو بکرؓ کے خلافت پر بیٹھنے سے اور اسے حضرت علیؑ پر مقدم کرنے سے انکار کیا ان کی تعداد بارہ ہے:** علی ابن احمد ابن عبداللہ ابن احمد ابن ابوعبداللہ برقی نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: میرے والد نے اپنے جد احمد ابن ابوعبداللہ برقی کے ذریعہ مجھ سے روایت بیان کی، کہا: نہیکی نے مجھ سے روایت بیان کی، کہا: ابومحمد خلف ابن سالم نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: محمد ابن جعفر نے مجھ سے روایت بیان کی، کہا: شعبہ نے عثمان ابن مغیرہ کے ذریعہ ہم سے روایت بیان کی، اس نے زید ابن وہب سے نقل کیا کہ مہاجرین وانصار میں سے جن لوگوں نے ابوبکر کے خلافت پر بیٹھنے اور اس کے حضرت علیؑ پر مقدم ہونے سے انکار کیا تھا ان کی تعداد بارہ تھی:

مہاجرین: ۱. خالدؓ ابن سعید ابن عاص ۲. مقدادؓ ابن اسود ۳. ابیؓ ابن کعب ۴. عمارؓ ابن یاسر ۵. ابوذرؓ غفاری ٦. سلمانؓ فارسی ۷. عبداللہؓ ابن مسعود ۸. بریدہؓ اسلمی

انصار: ۹. خزیمہؓ ابن ثابت ذوالشہادتین ۱۰. سہلؓ ابن حنیف ۱۱. ابوایوبؓ انصاری اور ۱۲. ابوالہیثمؓ ابن تیہان وغیرہ...

جب وہ منبر پر چڑھے اور ان افراد نے باہم مشورہ کیا تو ان میں سے کچھ نے کہا: ہم اس کے پاس جا کر اس کو منبر رسولؐ سے کیوں نہ اُتار دیں جبکہ باقی لوگ کہنے لگے کہ اگر تم نے ایسا کیا تو اس طرح تم لوگ اپنے آپ کو نقصان پہنچاؤ گے حالانکہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے "اپنے ہاتھوں